خدا کا بیش قیمت کلام

زبور 19:1-14

جیکب یو

16 اپریل 2023 کو وعظ

زبور 19:1-14

1 آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے،

اور فضا اسکی دستکاری دکھاتی ہے۔

2 دن سے دن بات کرتا ہے،

اور رات کو رات حکمت سکھاتی ہے۔

3 نہ بالنا ہے نہ کلام۔

نہ انکی آواز سنائی دیتی ہے۔

4 اُن کا سُر زمین پر

اور اُن کا کلام دُنیا کی اِنتہا تک پُہنچا ہے۔

اُس نے آفتاب کے لِئے اُن میں خَیمہ لگایا ہے

5 جو دُلہے کی مانِند اپنے خلوت خانہ سے نِکلتا ہے

اور پہلوان کی طرح اپنی دَوڑ میں دَوڑنے کو خُوش ہے۔

6 وہ آسمان کی اِنتہا سے نِکلتا ہے

اور اس کی گشت اُس کے کناروں تک ہوتی ہے

اور اس کی حرارت سے کوئی چیز بے بہرہ نہیں۔

7 خُداوند کی شرِیعت کامِل ہے۔ وہ جان کو بحال کرتی ہے۔

خُداوند کی شہادت برحق ہے۔ نادان کو دانِش بخشتی ہے۔

8 خُداوند کے قوانِین راست ہیں۔ وہ دِل کو فرحت پہنچاتے ہیں۔

خُداوند کا حُکم بے عَیب ہے۔ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔

9 خُداوند کا خوف پاک ہے۔ وہ ابد تک قائم رہتا ہے۔

خُداوند کے احکام برحق اور بالکُل راست ہیں۔

10 وہ سونے سے بلکہ بُہت کُندن سے زِیادہ پسندِیدہ ہیں۔

وہ شہد سے بلکہ چھتّے کے ٹپکوں سے بھی شیریں ہیں۔

11 نیز اُن سے تیرے بندے کو آگاہی مِلتی ہے۔

اُن کو ماننے کا اجر بڑا ہے۔

12 کَون اپنی بُھول چُوک کو جان سکتا ہے؟

تُو مُجھے پوشِیدہ عَیبوں سے پاک کر۔

13 تُو اپنے بندے کو بے باکی کے گُناہوں سے بھی باز رکھ۔

وہ مجھ پر غالِب نہ آئیں

تو مَیں کامِل ہُوں گا۔ اور بڑے گُناہ سے بچا رہُوں گا۔

14 میرے مُنہ کا کلام اور میرے دِل کا خیال تیرے حضُور مقبول ٹھہرے۔

اَے خُداوند! اَے میری چٹان اور میرے فِدیہ دینے والے!

زبور 19 داؤد بادشاہ نے لکھا تھا اور اس کے تین حصے ہیں۔

سب سے پہلے، تمام مخلوقات میں خُدا کے جلال کا ذکر ہے۔
داؤد پھر خدا کی شریعت اور اس کے کلام کے بارے میں لکھتا ہے۔
آخر میں، داؤد آیت 14 میں دعا کرتا ہے:
"میرے مُنہ کا کلام اور میرے دِل کا خیال تیرے حضُور مقبول ٹھہرے۔"

اس زبور کے تین حصوں میں تین چیزیں بیان کی گئی ہیں:

مخلوقات بولتی ہیں، خدا کا کلام بولتا ہے، اور داؤد بولتا ہے۔

انسانوں کو خدا کے جلال کا ذکر کرنے اور اس کے جلال سے لطف اندوز ہونے کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔
لیکن یہاں زمین پر ہماری زندگی میں خدا کے جلال کے بارے میں بات کرنا کوئی آسان چیز نہیں ہے۔
جب ہماری روح کمزور ہوتی ہے، تو ہم خدا کے کام پر شک کر سکتے ہیں۔
جب زندگی مشکل ہوتی ہے تو ہم خدا کی قدرت پر شک کر سکتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہم اس کی تعریف کرنے یا اس کے جلال کے بارے میں بات کرنے کو تیار نہ ہوں۔

پچھلے ہفتے ایک بھائی سے میری کافی سنجیدہ بات چیت ہوئی۔
اس نے مجھے بتایا کہ وہ خوش نہیں تھا، اور کبھی کبھی وہ خدا سے ناراض ہوتا تھا۔
کیوں؟
کیونکہ اُس نے سوچا کہ خُدا اُسے اُن تمام کاموں کا بدلہ دے گا جو اُس نے کیے تھے۔
اس کا خیال تھا کہ اس کے آس پاس کے لوگوں کو اس کی زیادہ قدر کرنی چاہیے۔
جب لوگوں نے اُس کی توقع کے مطابق جواب نہیں کیا تو وہ مایوس، دلگیر، اور خُدا سے ناراض بھی ہوا۔
اس نے سوچا کہ وہ خدا سے انعام کا مستحق ہے کیونکہ وہ اس کی خدمت کے لئے بہت محنت کرتا ہے۔
یہ زبور ہمیں اس بھائی کی حالت کے تعلق سے کچھ جوابات فراہم کرے گا۔
ہمارے گناہ بھرے خیالات اور اعمال کی وجہ سے، ہم سب خدا کے غضب اور راست عدالت کے مستحق ہیں۔
لیکن جب ہم مسیح پر ایمان لاتے ہیں، تو خُدا ہمیں اپنے فضل سے آزادانہ طور پر اپنی برکات دیتا ہے۔
یہ ایک سبق ہے جو ہمیں اپنی زندگی میں سیکھنے کی ضرورت ہے۔
یہ خدا کے جلال کی بات کرنے کے لیے خاص ہے۔

پوری مخلوق خدا کو جانتی ہے۔
لیکن ہر انسان خدا کو پہچانتا یا اس کا شکر ادا نہیں کرتا۔
اس کے برعکس، ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا برائی اور تاریکی سے بھری ہوئی ہے۔
یہ برائیاں دنیا میں موجود ہیں، بلکہ ہمارے دلوں میں بھی ہیں۔
تاہم، خدا کے کلام کے ذریعے ہم یہ سیکھ سکتے ہیں کہ ہماری روح کو کیسے بحال کیا جا سکتا ہے۔
داؤد اس زبور میں سکھاتا ہے کہ جب ہم اپنی روح میں گراوٹ محسوس کرتے ہیں تو خداوند کی تعریف کیسے کی جائے۔
آج کے پیغام کے لیے ہم ان تین حصوں کو دیکھیں گے:

آیات 1-6: خدا کا عام مکاشفہ؛

آیات 7-10: خدا کا خاص مکاشفہ؛

آیات 11-14: ہماری تقدیس/ پاک کیا جانا۔

آیات 1-6: خدا کا عام مکاشفہ/بھید۔

عام مکاشفہ یہ ہے کہ خُدا اپنے آپ کو اور اپنی سچائی کو مخلوقات پر کیسے ظاہر کرتا ہے۔
پولوس رومیوں 1:20 میں عام مکاشفہ کو بیان کرتا ہے۔
20 ”کیونکہ اُس کی اَن دیکھی صِفتیں
یعنی اُس کی ازلی قُدرت اور الُوہیت دُنیا کی پَیدایش کے وقت سے بنائی ہُوئی
چِیزوں کے ذرِیعہ سے معلُوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔
یہاں تک کہ اُن کو کُچھ عُذر باقی نہیں۔“

داؤد نے بھی زبور 19: 1-2 میں مخلوقات اور خدا کو جاننے کے درمیان اسی طرح کا تعلق بیان کیا ہے:
1 ”آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے، اور فضا اسکی دستکاری دکھاتی ہے۔
2 دن سے دن بات کرتا ہے اور رات کو رات حکمت سکھاتی ہے۔۔“

عبرانی بائبل میں الفاظ کی ترتیب اس انگریزی ترجمے سے مختلف ہے۔
عبرانی میں، آیت 1 کہتی ہے:
”آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور اس کی دستکاری فضا کو دکھاتی ہے۔“
یہ “ABC-CBA” پیٹرن ہمیں خدا کے جلال اور اس کے دستکاری کے درمیان ایک ربط دکھاتا ہے۔
دوسرے لفظوں میں، خدا کا جلال اس کی دستکاری سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ آسمان اور فضا ہیں۔
آیت 4a میں، داؤد کہتا ہے:
4a ”ن کا سُر زمین پر اور اُن کا کلام دُنیا کی اِنتہا تک پُہنچا ہے۔“
اس آیت میں، داؤد آسمان سے زمین پر منتقل ہوتا ہے۔
داؤد ہمیں یاد دلاتا ہے کہ جب بھی ہم آسمانوں اور زمین کو دیکھتے ہیں، ہم خدا کا جلال دیکھتے ہیں۔
مخلوقات خدا کے جلال کو ظاہر کرتی ہیں، ہمیں خدا کے وجود اور اسکی بھلائی کی یاد دلاتی ہیں۔
آسمان اور زمین کے علاوہ، داؤد ہمیں آیت 2 میں وقت کے بارے میں بتاتا ہے:
2 ”دن سے دن بات کرتا ہے اور رات کو رات حکمت سکھاتی ہے۔“

رات اور دن دونوں خدا کے وجود کی بات کرتے ہیں۔
ہمارے پاس یہ کہنے کے لیے کوئی عذر نہیں ہے کہ خدا نہیں ہے۔
ہمارے لیے اس حقیقت سے فرار ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے کہ ”یہ میرے باپ کی دنیا ہے۔“
دنیا خدا کی طرف سے پیدا کی گئی ہے اور اس کا وجود خدا کی موجودگی کا ثبوت ہے۔
غور کریں کہ داؤد آیت 2 میں بھی وقت کے بارے میں بات کرتا ہے۔
اپنی ساری زندگی میں، اپنے تمام اعمال میں، ہم خدا سے چھپ نہیں سکتے۔
وہ لمحہ بہ لمحہ ہمارے دلوں کو دیکھتا ہے۔
آیت 5 اور 6 میں، داؤد ہمیں ایک اور مثال دیتا ہے۔
خدا آفتاب کے لیے خیمہ لگاتا ہے:
5 ”جو دُلہے کی مانِند اپنے خلوت خانہ سے نِکلتا ہے
اور پہلوان کی طرح اپنی دَوڑ میں دَوڑنے کو خُوش ہے۔
6 وہ آسمان کی اِنتہا سے نِکلتا ہے
ور اس کی گشت اُس کے کناروں تک ہوتی ہے
اور اس کی حرارت سے کوئی چِیز بے بہرہ نہیں۔“

بلاشبہ، ہم جانتے ہیں کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے نہ کہ سورج زمین کے گرد۔
یہاں جو تصویر پیش کی گئی ہے وہ ایک تمثیل ہے۔
داؤد کی تمثیل کا کیا مطلب ہے؟

جس طرح کوئی مخلوق سورج کی تپش سے چھپ نہیں سکتی اسی طرح کوئی انسان بھی خدا کی موجودگی سے چھپ نہیں سکتا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ عبرانی لفظ "حرارت" کے لیے وہی لفظ ہے جو "غضب" کے لیے ہے۔

آئیے یہاں داؤد کے لفظوں کی بنیاد پر ایک اور قدم آگے سوچتے ہیں:

جس طرح کوئی مخلوق سورج کی حرارت سے چھپ نہیں سکتی اسی طرح خُدا کے غضب سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

خدا کے غضب کا ہمارے لیے کیا مطلب ہے؟

جب ہم خُدا کے لیے یہ رکھتے ہیں کہ وہ ہمارا مقروض ہے، تو ہم نفس کی خواہش کے قابو میں رہتے ہیں اور ہمارے دل میں حقیقی آزادی نہیں ہوتی۔

ہم سب یہ کرتے ہیں - ہم سب زندگی میں اپنا اپنا طریقہ چاہتے ہیں، قول و فعل اور سوچ میں گناہ کرتے ہیں۔

اس لیے خُدا کے غضب سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ خدا کا عام مکاشفہ ہمیں خدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا۔

لیکن داؤد ہمیں اُمید سے محروم نہیں چھوڑتا ہے۔

وہ ہمیں صرف عام مکاشفہ پر اکتفا کرنے کے لیے نہیں چھوڑتا کہ جو ہمارے گناہوں کا حساب دے سکے اور جس میں آزادی کی کوئی امید نہیں ہے۔

اس کے بجائے، داؤد آگے خدا کے خصوصی مکاشفہ کے بارے میں بات کرتا ہے۔

آئیے اب آیات 7-10 سے کلام کے دوسرے حصے کو دیکھیں: خدا کا خاص مکاشفہ۔

خاص مکاشفہ "خصوصی/اہم" ہے کیونکہ خدا ہم پر مزید سچائی ظاہر کرنے کے لیے معجزات اور اپنی قدرت کا استعمال کرتا ہے۔

آپ کی بائبل خاص مکاشفہ کی ایک اہم مثال ہے۔

خُدا کا کلام ہمارے لیے خُدا کے چھٹکارے کے منصوبے اور کام کو ریکارڈ کرتا ہے۔

آیات 7-9 میں خدا کے کلام کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیے گئے 6 الفاظ کو دیکھیں:

شریعت، شہادت، قوانین، حکم، خوف، اور احکام۔

7 "خداوند کی شریعت کامل ہے...

خداوند کی شہادت برحق ہے،

8 خُداوند کے قوانین راست ہیں...

خداوند کا حکم بےعیب ہے،

9 خداوند کا خوف پاک ہے،

خُداوند کے اَحکام راست ہیں"

داؤد نے خُدا کے کلام کو بیان کرنے کے لیے اتنی مختلف اصطلاحات کیوں استعمال کیں؟

ایک سادہ سا جواب ہے: کیونکہ خدا کا کلام بہت گہرا ہے۔

کوئی ایک لفظ بھی خدا کے کلام کی حیرت انگیز معموری کو ظاہر نہیں کرسکتا۔

یہاں ہر اصطلاح کا ایک خاص کام ہے جو خدا کے کلام کی صفات کو بیان کرتا ہے۔

پہلا لفظ شریعت یا تورات ہے۔

داؤد آیت 7 میں کہتا ہے: "خُداوند کی شریعت کامل ہے وہ جان کو بحال کرتی ہے۔"

داؤد کے مطابق، خدا کا کلام کامل ہے، اور اس کا کام ہماری جان کو بحال کرنا ہے۔

ہماری جاں کو بحال کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟

کیونکہ اگر وہ روح القدس سے نہیں بدلی جاتی ہے تو وہ خدا کی راست عدالت کے لائق ٹھہرتی ہے۔

خدا کا کلام ہمارے روحانی مسائل کو ظاہر کرتا ہے، اور اس خوشخبری کو بھی ظاہر کرتا ہے جو ہماری جان کو بحال کرتی ہے۔

ہم میں کوئی نیکی نہیں ہے جو ہماری جان کو خدا کی مدد کے بغیر بحال کر سکے۔

پولوس رسول نے رومیوں 10:17 میں کہا--

17 "پس اِیمان سُننے سے پَیدا ہوتا ہے اور سُننا مسِیح کے کلام سے۔"

خدا کا کلام سنے بغیر، ہم ایمان نہیں لا سکتے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس پر ایمان لانا ہے۔

یسوع نے کہا کہ ایک بھیڑ اپنے چرواہے کی آواز جانتی ہے، اور چرواہے کے پیچھے چلتی ہے کیونکہ وہ اس کی آواز کو پہچانتی ہے۔

ہم سب گناہ میں مر چکے تھے، لیکن جب ہم نے خدا کا کلام سنا تو روح القدس نے خدا کے کلام کے ذریعے کام کیا اور ہماری جان کو بحال کیا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ عبرانی میں لفظ "بحال کرنا" کا مطلب ہے "واپسی" یا "توبہ"۔

توبہ اپنے کلام کے ذریعے خدا کا کام ہے۔

خدا کے کلام کا دوسرا کام سادہ دلوں کو عقلمند بنانا ہے۔

جب بائبل کسی کو سادہ یا بے وقوف قرار دیتی ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کے پاس عقل کی کمی ہے۔

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خداوند کی راہ پر نہیں چلتے۔

ان کے فیصلے ان کی اپنی خواہشات پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کا خدا کی مرضی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

مسیح کے پاس آنے سے پہلے ہم سب احمق شخص ہیں۔

تاہم، خُدا کا کلام ایسے بے وقوف شخص کو عقلمند بنا سکتا ہے، تاکہ ہمیں خُداوند کی راہ پر بھروسہ دلایا جائے اور ہمیشہ کی زندگی ملے۔

خُدا کے کلام کا تیسرا کام ہمیں خوشی دینا ہے۔

اضطراب ہماری جدید دنیا کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔

دنیا بے چینی سے نمٹنے کے لیے مختلف غیر موثر طریقے پیش کرتی ہے۔

لیکن داؤد کے مطابق، ہماری خوشی کا منبع خدا کی طرف سے آتا ہے اور کہیں اور موجود نہیں ہے۔

لہٰذا، خوشی حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں خُداوند کے ساتھ اچھا تعلق رکھنے کی ضرورت ہے۔

خُداوند کے ساتھ اچھا تعلق خُدا کے کلام کو سننے اور اُس پر عمل کرنے سے الگ نہیں ہے۔

وقت کی قید کی وجہ سے، میں اس زبور میں خدا کے کلام کے تمام چھ افعال پر بحث کرنے سے قاصر ہوں۔

تاہم، آیت 10 میں داؤد کا خلاصہ کافی روشن ہے:

10 "وہ سونے سے بلکہ بُہت کُندن سے زِیادہ پسندِیدہ ہیں۔

وہ شہد سے بلکہ چھتّے کے ٹپکوں سے بھی شیریں ہیں۔"

کُندن وہ سونا ہے جو آپ دیکھ سکتے ہیں، شہد وہ ہے جسے آپ چکھ سکتے ہیں۔

لیکن خدا کا کلام دونوں سے بہتر ہے۔

سونا ہمیں خوشی نہیں دے سکتا، یا ہمیں عقلمند نہیں بنا سکتا۔

پیسہ ہماری خوشی کا پیمانہ نہیں، ہماری عقل کا پیمانہ نہیں، ہماری شناخت کا پیمانہ نہیں۔

سونا اور شہد عام مکاشفہ کی چیزیں ہیں، اچھے تحفے ہیں جن میں بچانے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

لیکن خُدا کے خصوصی مکاشفہ کے ذریعے، ہم حکمت، خوشی، اور روح کی بحالی پا سکتے ہیں۔

اب ہم اپنی توجہ تیسرے حصے کی طرف موڑ سکتے ہیں، آیات 11-14 ہماری تقدیس کے بارے میں ہے۔

پہلے حصے میں ہم نے دیکھا کہ خدا کا عمومی مکاشفہ خدا کے وجود اور جلال کے بارے میں بات کرتا ہے۔

دوسرے حصے میں، ہم نے دیکھا کہ خدا کس طرح خصوصی مکاشفہ کے ذریعے بات کرتا ہے۔

اُس کا کلام ہمارے دلوں کو بدلتا ہے اور ہمیں زندگی، خوشی اور حکمت دیتا ہے۔

اس تیسرے حصے میں داؤد خود بات کرتا ہے۔

وہ وہی بات کرنا چاہتا ہے جو خدا کو پسند ہے اور وہی سوچنا چاہتا ہے جس سے خدا خوش ہوتا ہے۔

آیت 14 کو دوبارہ سنیں:

" میرے مُنہ کا کلام اور میرے دِل کا خیال تیرے حضُور مقبول ٹھہرے۔

اَے خُداوند! اَے میری چٹان اور میرے فِدیہ دینے والے!"

داؤد کی دعا داؤد کے دل میں جاری پاکیزگی کے کام ظاہر کرتی ہے۔

وہ خدا کی مدد چاہتا ہے، اس لیے وہ جو کچھ کہے گا اور جو کچھ وہ اپنے دل میں سوچے گا وہ خداوند کو پسند آئے گا۔

اس قسم کی تبدیلی خدا کے کلام کے کام سے الگ نہیں ہے۔

اب آئیے اس بارے میں سوچتے ہیں کہ خدا کا کلام اور خدا کی شریعت ہمارے اندر تبدیلی اور پاکیزگی کیسے لائیں گے۔

آیت 11 بیان کرتی ہے کہ خدا کا کلام کیسے ہماری مدد کرتا ہے:

"نیز اُن سے تیرے بندے کو آگاہی مِلتی ہے اُن کو ماننے کا اجر بڑا ہے۔"

داؤد کے لیے یہ اچھی بات کیوں ہے کہ خدا کے کلام سے خبردار/آگاہ کیا جائے؟

کیونکہ خدا کے کلام کے بغیر، ہم خدا کی بجائے اپنی خواہش پر مبنی زندگی گزاریں گے۔

خدا کے کلام کے بغیر، ہم نہیں جانتے کہ گناہ کیا ہے۔

پولس رومیوں 7:7 میں کہتا ہے،

7 " بغَیر شرِیعت کے مَیں گُناہ کو نہ پہچانتا

ثلاً اگر شرِیعت یہ نہ کہتی کہ تُو لالچ نہ کر تو مَیں لالچ کو نہ جانتا۔"

لہٰذا، خُدا کے کلام سے ہماری زندگی کے گناہوں اور غلطیوں سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔

میتھیو ہنری نوٹ کرتا ہے کہ: "شریعت کے ذریعہ گناہ کے تمام علم کو ہمیں فضل کے تخت تک لے جانا چائیے تاکہ ہم وہاں دعا کریں۔"

جب ہم خُدا کے کلام سے واقف ہوں گے تو روح القدس ہمیں ہمارے گناہوں سے آگاہ کر دے گا۔

ہمارا ضمیر ان چیزوں کے بارے میں بہت زیادہ حساس ہو گا جو خدا کے کلام کے خلاف ہیں۔

ہم اپنے اچھے کاموں اور نیک اچھے کاموں سے نہیں بچ سکتے۔

لیکن خدا کی شریعت اب بھی اور پاک ہونے کے لیے ایک لازمی حصہ ہے۔

ہمیں مسیح کے لیے جینے، مسیح کے ساتھ مرنے، اور مسیح کے ساتھ جینے کے لیے بلایا گیا ہے۔

آیت 11 میں داؤد نے خُدا کے قوانین کے بارے میں کہا: "اُن کو ماننے کا اجر بڑا ہے۔"

خُدا کے کلام کو ماننا ہماری برکت کی بنیاد نہیں ہے - ہماری برکت مسیح نے آزادانہ طور پر دی ہے۔

تاہم، خدا کے کلام پر عمل کرنا ہمارے لئے خدا کی برکت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

خُدا کے کلام کو مانے اور خُدا کے کلام پر عمل کیے بغیر، ہماری گناہوں کو پہچاننے کی صلاحیت نہیں بڑھ سکتی۔

ہمارے پاس فتنوں کا سامنا کرنے اور ان پر قابو پانے کی طاقت نہیں ہوگی۔

اس لیے، داؤد کہتا ہے کہ خدا کے کلام پر عمل کرنے میں بڑا اجر اور برکت ہے۔

داؤد نے اس زبور میں ایک آخری چیز کا ذکر کیا: ہماری پاکیزگی کہاں سے آتی ہے۔

آیت 13 میں داؤد دعا کرتا ہے:

13 "تُو اپنے بندے کو بے باکی کے گُناہوں سے بھی باز رکھ۔

وہ مجھ پر غالِب نہ آئیں

تو مَیں کامِل ہُوں گا۔ اور بڑے گُناہ سے بچا رہُوں گا۔"

گنہگار کیسے بے عیب ہو سکتا ہے؟

خدا ایک گنہگار کی تمجیدوتعریف کیسے قبول کر سکتا ہے؟

داؤد کا جواب نجات دہندہ ہے۔

یہ نجات دہندہ مسیح ہے، جو آسمان اور زمین کا خالق ہے جسے ہم عام مکاشفہ میں دیکھتے ہیں۔

تمام مخلوقات کو مسیح کی خوشی منانی چاہیے، اور تمام باغی اس کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔

مزید براں، مسیح زندہ کلام ہے۔

وہی ہے جو خدا کے خاص مکاشفہ کو اپنے عروج پر پہنچاتا ہے۔

یسوع نے بے عیب زندگی گزاری، لیکن اسے موت کی سزا سے گزرنا پڑا۔

اپنے جی اُٹھنے میں اُس نے موت پر غالب آ کر ہمیں روح القدس دیا ہے۔

اس لیے اس کی مخلصی ہمارے حصے میں ڈالی جا سکتی ہے۔

پولوس رسول نے 1 کرنتھیوں 1:30 میں اس کا خلاصہ کیا ہے۔

''یکن تُم اُس کی طرف سے مسِیح یِسُوعؔ میں ہو جو ہمارے لِئے خُدا کی طرف سے حِکمت ٹھہرا یعنی راست بازی اور پاکِیزگی اور مُخلِصی۔''

صرف مسیح میں، ہم یہ تمام روحانی برکات پاتے ہیں۔

ہم کسی بھی چیز کے مستحق نہیں ہیں، لیکن مسیح میں ہمیں تمام غیر مستحق برکتیں ملتی ہیں۔

خوشخبری ہمیں مسیح سے محبت کرنے ، مسیح کی خدمت کرنے ، اور مسیح کے لیے جینے کی ترغیب دیتی ہے ۔

بھائیو، بہنو اور دوستو؛ کیا آپ سوچ رہے ہیں کہ آپ کی محنت خدا کو آپ کا مقروض بناتی ہے ؟

یہ سوچ آپ کو جکڑ لے گی اور آپ کو آزادی نہیں ملے گی۔

ہم صرف خدا کی عدالت کے مستحق ہیں کیونکہ ہم اس کے اچھے قانون کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔

لیکن مسیح آپ کے قصور، اور طاقت اور گناہ کے تسلط کو دور کرنے کے لیے تیار ہے ، اس لیے ہم آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔

بات یہ ہے : کیا آپ مسیح میں ہیں؟

کیا مسیح آپ کا سب سے قیمتی اور آپ کی زندگی میں واحد نجات دہندہ ہے ؟

آئیے اب اُس سے دعا کریں، کہ وہ اُسے صحیح معنوں میں جاننے کے لیے ہمارے دل و دماغ کو کھولے ۔

Prayer

زبور 19:1-14

میرے مُنہ کا کلام اور میرے دِل کا خیال تیرے حضُور مقبول ٹھہرے ۔

اَے خُداوند! اَے میری چٹان اور میرے فِدیہ دینے والے !